عہد نامہ قدیم .... حصہ دوم

از قلم : مسعود ۔ فیصل آباد

"عیسائیت" کے سلسلہ میں ہم نے عہد نامہ قدیم کے حصہ اول میں "تورات" کے متعلق اپنی گزارشات گزشتہ مضمون میں پیش کی تھیں اس کے بعد "کتاب مقدس" سے جو کچھ ملا وہ ہم اس نشست میں اپنے قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ کوئی بھی سلیم العقل اور سنجیدہ انسان ان خرافات کو "آیات" کا درجہ نہیں دے سکتا اور یہی وجہ ہے کہ حوالہ تحریر کرتے ہوئے آیت نمبر کی جگہ "فقرہ نمبر" لکھ دیتے ہیں کیونکہ حق یہی ہے کہ ہم انہیں آیات نہیں سمجھتے اور اب لیجئے "بلا تاخیر" بائبل کی "گل و بلبل" جیسی تعلیمات سے لطف اٹھایئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی تورات مقدس کے پانچویں صحیفے استثناء پر ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد "کتب تاریخ" شروع ہوتی ہیں۔ جن میں کتاب یشوع کا پہلا نمبر ہے اور یہ یشوع حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وہ پاکباز خلیفہ ہیں کہ جنہیں ہم یوشع بن نون کے نام سے جانتے ہیں.... اس کتاب کے آغاز میں لکھا ہے کہ حضرت یوشع نے ۲ خاص آدمی ایک۔ ملک یریحو کی طرف جاسوسی کے لئے بھیجے تھے' لیکن ان دونوں نے جا کر وہاں کیا کیا؟ بائبل سے پوچھئے لکھا ہے کہ :

چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور ایک کسبی (طوائف) کے گھر میں جس کا نام راحب تھا' آئے اور وہیں سوئے (یشوع ب ۲ فقرہ ۱) یہ درست ہے کہ یہ ان لوگوں کا ذاتی فعل ہے لیکن بتلایئے کہ اس انگریزی کہاوت کا کیا کیا جائے جس میں کہا گیا ہے کہ "آدمی اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے" اگر یہ دو اشخاص عام ہوتے تو خیر تھی لیکن جاسوسی کے لئے انہیں منتخب کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ یہ

یشوع کے انتہائی قریبی باعتماد اور خاص ساتھی تھے۔ علاوہ ازیں بائبل میں یہ بات بغیر کسی ندامت کے بیان ہوئی ہے کہ جیسے یہ معمول کی بات تھی کیونکہ اس پورے باب میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ ان دونوں پر تعزیر عائد کی گئی ہو۔

ہم نے لکھا ہے کہ بائبل "گل و بلبل" کی تعلیمات سے لبریز ہے تو لیجئے ذرا اس بات کو بھی پرکھ لیا جائے:

صحیفہ " قضاۃ " میں ایک سمسون صاحب کا ذکر آتا ہے جن پر اللہ کی پاک روح (وحی) بھی اترتی تھی اور عشق بتاں میں غلطاں بھی رہتے تھے... یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ موصوف ایک بانجھ عورت سے پیدا ہوئے تھے اور انکی والدہ کو بھی حضرت مریم کی طرح ایک فرشتہ خوشخبری دے گیا تھا... (دیکھیئے قضاۃ ب ۱۳ فقرات ۱-۴) ان محترم کو ایک لڑکی پسند آئی مگر ماں باپ راضی نہ ہوئے سو یہ خود ہی "وصل" کے لئے روانہ ہو گئے اور ابھی راہ عشق میں ہی تھے کہ "صاحب وحی" ہو گئے.... اس منصب پر فائز ہونے کے بعد پھر چل پڑے اور لکھا ہے کہ اس نے جا کر اس عورت سے باتیں کیں اور وہ سمسون کو بہت پسند آئی... (قضاۃ ب ۱۴ فقرہ ۷)

مزید لکھا ہے کہ یہ حضرت کچھ لوگوں سے پہیلی بھی پوچھتے ہیں اور جواب دینے پر انعام بھی مقرر کرتے ہیں۔ لیکن جب جواب دینے والے جواب دیتے ہیں تو یہ "وحی یافتہ" یوں انعام جمع کرتے ہیں کہ ...

پھر خداوند کی روح اس پر زور سے نازل ہوئی اور وہ اسقلون کو گیا... وہاں اس نے ان کے تیس آدمی مارے اور ان کو لوٹ کر کپڑوں کے جوڑے پہیلی بوجھنے والوں کو دیئے (قضاۃ ب ۱۴ فقرہ ۱۹)

مزید لکھا ہے۔ پھر سمسون غزہ کو گیا.... وہاں اس نے ایک کسبی (طوائف) دیکھی اور وہ اس کے پاس گیا.... (ب ۱۶ فقرہ ۱)

یہ سوچنا ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ یہ موصوف "طوائف" کے پاس کیا

کرنے گئے تھے؟ اس "کوچے" سے اٹھا کر ان کے ساتھ کیا ہوا یہ بھی پڑھ لیجئے:

اس کے بعد سورق کی وادی میں ایک عورت سے جس کا نام دلیلہ تھا اسے عشق ہوگیا۔ (قضاۃ ب ۱۶ فقرہ ۴) سبحان اللہ اسے کہتے ہیں ۔

یہ اعجاز ہے حسن آوارگی کا
جہاں بھی گئے داستان چھوڑ آئے

یا بقول شیفتہ ۔

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

کسی بھی مذہب کی مقدس کتاب اپنے ماننے والوں کے لئے ایسی صاف ستھری راہیں پیش کرتی ہے تاکہ ان پر چلنے والوں کے لئے آسانی رہے لیکن جو حوالہ ہم نقل کرنے جارہے۔ ہمارا نہیں خیال کہ آج کا کوئی یہودی یا عیسائی اس پر عمل کر سکے... ملاحظہ کیجئے:

(شہر کے لوگوں نے) صاحب خانہ یعنی پیر مرد سے کہا اس شخص کو جو تیرے گھر میں آیا ہے باہر لے آ تاکہ ہم اس کے ساتھ صحبت کریں... وہ آدمی جو صاحب خانہ تھا، باہر ان کے پاس آیا ور کہنے لگا نہیں میرے بھائیو، ایسی شرارت نہ کرو چونکہ یہ شخص میرے گھر آیا ہے اس لئے یہ حماقت نہ کرو... دیکھ میری کنواری بیٹی اور اس شخص کی حرم (بیوی) یہاں ہیں۔ .... میں ابھی ان کو باہر لائے دیتا ہوں تم انکی حرمت اور جو کچھ تم کو بھلا دکھائی دے، ان سے کرو۔ (قضاۃ ب ۱۹ فقرات ۲۵)

اگلے فقرات میں لکھا ہے کہ پھر ایسا ہی ہوا اور وہ رات بھر حرمتوں کو تباہ کرتے رہے العیاذ باللہ

ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کر سکتے کیونکہ دل کی طرح قلم بھی کانپتا ہے۔ اس لئے اگلے صحیفے یعنی "سموئیل" میں چلتے ہیں .... یہ صحیفہ اس قدر تضادات

سے مزین ہے کہ اسے اگر بالاستیعاب ہی پڑھا جائے تو بہتر ہے.... مثلا باب ۱۰ کے فقرہ نمبر ۲۴ میں تو یہ لکھا ہے کہ خدا ساؤل کو چن لیتا ہے لیکن سموئیل (۱) باب ۱۵ کے فقرہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ "تب خدا کا کلام سموئیل کو پہنچا کہ مجھے افسوس کہ میں نے ساؤل کو بادشاہ ہونے کے لئے مقرر کیا" نیز اسی باب کا فقرہ ۳۵ ہے کہ .. " اور خداوند ساؤل کو بنی اسرائیل کا بادشاہ کر کے ملول ہوا... " اسی صحیفے کے کے باب ۱۶ کے آغاز میں لکھا ہے کہ ساؤل پر اللہ ایک بدروح مقرر کر دیتا ہے لیکن اسی باب کے فقرہ ۱۴۔۲۳ میں مذکور ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نہ صرف یہ کہ ساؤل کے محب ہوتے ہیں بلکہ وہ اپنے بربط سے وہ بدروح بھی ہٹا دیتے ہیں باب ۱۷ میں ہے کہ ساؤل داؤد علیہ السلام کو اپنی بیٹی دے دیتا ہے لیکن ساتھ ہی وہ داؤد علیہ السلام کا دشمن بھی بن جاتا ہے لیکن علم ہو جانے کے باوجود حضرت داؤد خدا کے اس ناپسندیدہ انسان کو اپنا آقا کہتے ہیں جو کہ ایک نبی کے شایان شان نہیں ہے... (دیکھیئے فقرہ ۳۴) باب ۱۹ کے پہلے فقرے میں لکھا ہے کہ ساؤل اپنے خادموں سے کہتا ہے کہ داؤد نہ صرف یہ کہ ساؤل کو مالک اور بادشاہ کہتے ہیں بلکہ اسے اوندھے ہو کر سجدہ بھی کرتے ہیں بلکہ سموئیل (۲) کے باب نمبر ۱ کے فقرہ نمبر ۱۷ میں ہے کہ داؤد نے ساؤل کی موت پر مرثیہ بھی پڑھا اور ماتم بھی کیا... ملاحظہ کیجئے

اور ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کے استقبال کو نکلی اور کہنے لگی کہ اسرائیل کا بادشاہ کیسا شاندار معلوم ہوتا ہے جس نے آج کے دن اپنے ملازموں کی لونڈیوں کے سامنے اپنے آپ کو برہنہ کیا جیسا کوئی بانکا بے حیائی سے برہنہ ہو جاتاہے... داؤد نے کہا کہ تو خداوند کے حضور تھا سو میں ناچوں گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گا۔ (سموئیل (۲) ب ۶ فقرات ۲۰ ۔ ۲۲)

اس کے بعد ایک تحریف ہے ... اسے بھی دیکھ لیجئے.. لکھا ہے کہ

اور داؤد نے ارامیوں کے سات ہزار رتھوں کے آدمی اور چالیس ہزار

سوار قتل کر ڈالے (سموئیل (۲) ب ۱۰ فقرہ ۱۸) لیکن دوسرے مقام پر یہ واقعہ دہرایا جاتا ہے تو یوں رقم کیا جاتا ہے کہ:

سموئیل (۲) کے باب ۱۱ میں ایک ایسا واقعہ ہے کہ جو بدقسمتی سے آج بھی کئی علماء بیان کر جاتے ہیں ... ہم نے خود یہ "واقعہ" ایک عالم کی زبانی سنا ہے خدارا! ایسی تحقیق اور علم سے جان چھڑائیے ورنہ اسلام کا دامن بھی خرافات کی آماجگاہ بن جائے گا۔ لکھا ہے کہ

" اور شام کے وقت دواؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر شاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور عورت نہایت خوبصورت تھی .... اور تب داؤد نے لوگ بھیج کر اسے بلا لیا وہ اس کے پاس آئی اور اس نے اس سے صحبت کی.. (نعوذ باللہ) (سموئیل (۲) ب ۱۱ فقرات ۲۔۵) پھر وہ عورت گھر چلی گئی اور وہ عورت حاملہ ہو گئی.. (فقرہ ۶)

اسی باب کے فقرہ ۱۵ میں لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام اپنے ایک افسریوآب کو بلا کر کہتے ہیں کہ اس شخص "اوریاہ" (اسی عورت کا شوہر) کو جنگ میں لے جا اور اسے سب سے آگے رکھ تاکہ وہ مارا جائے اور جان بحق ہو۔ العیاذ باللہ

اور اس کے بعد بطور سزا خدا جو کچھ حضرت داؤد سے کہتا ہے وہ بھی پڑھ لیجئے:

شر کو میں تیرے ہی گھر سے اٹھاؤں گا اور میں تیری بیویوں کو لے کر تیری آنکھوں کے سامنے تیرے ہمسایہ کو دوں گا اور وہ دن دیہاڑے تیری بیویوں سے صحبت کرے گا۔ (سموئیل (۲) ب ۱۲ فقرات ۱۱۔۱۲)

حیرانگی کی بات ہے کہ ایسی عورت کو حضرت سلیمان کی ماں ثابت کیا گیا ہے۔ پھر داؤد اپنی بیوی بت سبع کے پاس گیا اور اس سے صحبت کی اور اس کے ایک بیٹا ہوا اور داؤد نے اس کا نام سلیمان رکھا۔ (ب ۱۲ فقرات ۲۴)

ہم اسی واقعے بلکہ قصے کو نامعقولیت اور توہین کی انتہا سمجھتے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ حضرت داوٗد علیہ السلام ان آلائشوں سے بلند تھے اور اللہ کے برگزیدہ و پسندیدہ بندے تھے...

رہا سوال یہ کہ پھر "سورہ ص" میں آنے والی آیات کی کیا تشریح ہے تو اس کے لئے رحمۃ للعالمین از قاضی سلمان منصورپوری" جلد ۲ کا مطالعہ کیا جائے تو سب صورت واضح ہو جائے گی۔

اس کے بعد بائبل ایک ایسا گھناوٗنا قصہ بیان کرتی ہے کہ جو کسی بھی الہامی کتاب کا طرہ امتیاز نہیں ہے اس کا بنیادی خیال یہ ہے کہ حضرت داوٗد کے بیٹے ابی سلوم کی ایک خوبصورت بہن تمر تھی اور اسی پر اسی کا بھائی امنون عاشق تھا۔ کیونکہ وہ کنواری بھی تھی اس کے غم میں عاشق زار بیمار ہو جاتا ہے .... اس کا دوست وجہ پوچھتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ میں اپنے بھائی کی بہن تمر (حالانکہ اپنی بہن بھی کہہ دیتا تو کیا تھا کہ امنون خود بھی داوٗد کا بیٹا تھا) پر عاشق ہوں۔ (سموئیل (۲) ب ۱۳ فقرہ ۴)

اس کے بعد وہ بے چاری اس "بھائی" کا پتا لینے آتی ہے مگر جو اس کے ساتھ گزرتی ہے وہ بھی دل تھام کر پڑھئے:

سو تمر وہ پوریاں جو اس نے پکائی تھیں اٹھا کر کوٹھری میں اپنے بھائی امنون کے پاس لائی اور جب وہ ان کو اس کے نزدیک لائی کہ وہ کھائے تو اس نے اسے پکڑ لیا اور اس سے کہا اے میری بہن مجھ سے وصل (صحبت) کر اس نے کہا نہیں میرے بھائی میرے ساتھ جبر نہ کر کیونکہ اسرائیلیوں میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہیے تو ایسی حماقت نہ کر لیکن اس نے اس کی بات نہ مانی او چونکہ وہ اس سے زور آور تھا اس لئے اس کے ساتھ جبر کیا اور صحبت کی۔

(سموئیل (۲) ب ۱۳ فقرات ۱۰-۱۵)

شاید کچھ حضرات کہیں کہ پہلے بہنوں کے ساتھ نکاح جائز تھا تو اس سلسلے

میں ہماری عرض ہے کہ اول تو اس عبارت سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ "امنون" نے تمر سے شادی کی ہو بلکہ تمر کے یہ الفاظ کہ "اسرائیلیوں میں سے کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہیے تو ایسی حماقت نہ کر" سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک بہن بھائی کا تقدس قائم ہو چکا تھا۔

اسی بے حمیتی پر بائبل بس نہیں کرتی بلکہ مزید بیان کرتی ہے کہ:

سو انہوں نے محل کی چھت پر ابی سلوم کے لئے ایک تنبو کھڑا کیا اور ابی سلوم سب بنی اسرائیل کے سامنے اپنے باپ (داؤد) کی حرموں (بیویوں) کے پاس گیا۔(سموئیل (۲) ب ۱۶ فقرہ ۲۲)

واضح ہو "جانا" کوئی عام نوعیت کا "جانا" نہیں تھا بلکہ یہ "جانا" صحبت کے ضمن میں ہے مثلاً دیکھیے

"اور آدم اپنی بیوی کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہو گئی"

(پیدائش ب ۴ فقرہ ۱)

"یعقوب اس کے پاس گیا اور بلہاہ حاملہ ہو گئی۔

(پیدائش ب ۳۰ فقرہ ۴)

اس کے بعد مزید تضادات دیکھیئے۔ایک جگہ لکھا ہے کہ

اس کے بعد خداوند کا غصہ اسرائیل پر بھڑکا اور اس نے داؤد کے دل کو انکے خلاف ابھارا (سموئیل (۲) ب ۲۴ فقرہ ۱) جبکہ دوسری جگہ خداوند کی جگہ شیطان آجاتا ہے... دیکھیے

"اور شیطان نے اسرائیل کے خلاف اٹھ کر داؤد کو ابھارا۔

(تواریخ (۱) ب ۲۱ فقرہ ۱)